REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶　　شمارہ ۵۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ فتح (دسمبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۷۷/۱۲/۲۰ کو آنے والے غیر ملکی قافلہ کی زبانی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۱ فتح (دسمبر) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و درویشان کرام بخیریت ہیں۔ جلسہ سالانہ قادیان بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مورخہ ۷۷/۱۲/۲۱ کو غیر ملکی قافلہ واہگہ بارڈر کے راستے ربوہ کے سفر پر روانہ ہوگیا و اللہ خیر حافظاً۔

◎

۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ　　۲۲ فتح ۱۳۵۶ ہش　　۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء

قادیان میں

جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں سالانہ جلسہ پُر امن روحانی ماحول میں پُر سوز دعاؤں کے ساتھ شروع ہوگیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام سنایا گیا

محترم صاحبزادہ صاحب نے پُر لطف افتتاحی تقریر فرمائی اور اجتماعی دعا سے جلسہ کا افتتاح فرمایا!

ہندوستان کے ہر علاقہ سے آنے والوں کے علاوہ امریکہ، افریقہ، انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، ماریشس، جزائر فجی کے نمائندگان نے بھی شمولیت کی

قادیان ۱۸ دسمبر ۔ خدا کے فضل و کرم سے آج صبح دس بجے احمدیہ جلسہ گاہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں سالانہ جلسہ کا پہلا اجلاس تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوگیا جو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیت کو لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس وقت تمام احباب احتراماً کھڑے ہوگئے اور زیر لب دعائیں کرتے رہے۔ سٹیج سے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ پیشوایانِ مذاہب زندہ باد۔ حضرت خاتم النبیینؐ زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جے کے روحانی نعرے بلند ہوئے۔ اس مبارک تقریب کے بعد مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا، ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے سورۃ فاتحہ میں مذکور خدا تعالیٰ کی اُمّ الصفات کا ذکر کرتے ہوئے ہر آن خدا کا شکر بجالانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ یہ خدا کا فضل ہی ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد جو دور دراز کے علاقوں سے آئے اس جگہ جمع ہوئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق دے جن اغراض کے پیشِ نظر اس جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں جو حضورؑ نے جلسہ پر آنے والوں کے حق میں فرمائی ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اس نصیحت کو بھی یاد دلایا کہ باوجود شدید قسم کی مخالفتوں کے ہمارے چہروں کی مسکراہٹیں چھینی نہیں جاسکتیں ۔ ہم مسکراتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی سربلندی اور روحانی غلبہ کی بشارتیں دی ہیں۔ اور دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس کی تیاری کرنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

مکرم داؤد گلزار صاحب آف لنڈن جن کو قادیان آنے سے ایک روز قبل ہی سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ موصوف نے حضور انور کی صحت کے متعلق بتاتے ہوئے حضور انور کا تمام احباب کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کا روحانی تحفہ پہنچایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا، (جس کا مکمل متن اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج ہے) سیدنا حضرت اقدس کا بصیرت افروز پیغام سنائے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضر الوقت افراد شریک ہوئے۔

واضح رہے کہ حسبِ سابق اس سال بھی مستورات کے لئے جلسہ گاہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب کے مکان کے غربی جانب تیار کردہ وسیع احاطہ میں بنایا گیا۔ اور بجلی کے تار سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر مردانہ جلسہ کی کارروائی اس جلسہ گاہ میں بھی سنے جانے کا اہتمام رہا۔ (سوائے درمیانی روز کے جبکہ مستورات کا اپنا علیحدہ پروگرام رہا)

اجتماعی دعا کے بعد جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر ہستی باری تعالیٰ صفتِ تکلم کی روشنی میں محترم مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی نے کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کے چیدہ چیدہ پُرکیف و پُرلطف ایمان افروز قابلِ تقلید واقعات سنائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے کی زندگی کا یہ مختصر خاکہ سامعین کو عالمِ تصور میں اس زمانہ میں لے گیا اور ہر شخص کی روح اپنے محبوب آقا کی یاد میں گداز ہوتی جارہی تھی اور زیر لب سب ہی درود شریف پڑھتے رہے۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلم۔

اس دوسری تقریر کے بعد حسب پروگرام بعض غیر ملکی زائرین اور مبلغین کرام کی مختصر تقاریر بھی ہوئیں ان میں مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب سابق مبلغ ماریشس اور جرمنی کے ہمارے احمدی دوست مکرم ہدایت اللہ حبش نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کے اکنافِ عالم میں پھیلنے اور دور دراز علاقوں سے مختلف رنگوں اور نسلوں کے افراد کی طرف سے اسلام قبول کرنے اور اس میں نہایت درجہ محبت و خلوص میں بڑھتے چلے جانے کا ذاتی تجربہ و مشاہدہ کا ذکر کیا۔ چونکہ مکرم ہدایت اللہ حبش صاحب کی تقریر انگریزی زبان میں تھی، اس لئے ان کی تقریر کے بعد اس کا ترجمہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سنایا نیز موصوف کا حاضرین سے تعارف بھی کرایا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس اڑھائی بجے بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد　(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

اخبار بدر کو اپنے دورِ اوّل میں سلسلہ کی قابلِ قدر خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی

اپنے دورِ ثانی میں بھی یہ اخبار نہایت مفید کام کرتا رہا ہے — !!

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حق و صداقت کی اشاعت کا ذریعہ بنائے اور مہجور و مقہور انسانیت کے لئے وہ

زیادہ سے زیادہ طمانیتِ قلب اور حیاتِ نَو کے سامان فراہم کرنے کا موجب ثابت ہو

اخبار "بدر" کے چھبیس ۲۶ سالہ خاص نمبر کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

اخبار بدر کے چھبیس ۲۶ سالہ خاص نمبر کی اشاعت کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں خصوصی عریضہ کے ذریعہ اخبار کے بابرکت اور نافع الناس ہونے کی درخواستِ دعا کے ساتھ حضور سے اس کے لئے تازہ پیغام ارسال فرمانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ جس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت و احسان جو روح پرور تازہ پیغام ارسال فرمایا ہے اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ پیغام پر مشتمل رجسٹری لفافہ قادیان میں کافی تاخیر سے موصول ہوا جس کی وجہ سے خاص نمبر میں اس کی اشاعت سے معذوری رہی۔ تاہم موصول ہوتے ہی اولین اشاعت کے ذریعہ احباب تک یہ روحانی تحفہ پہنچایا جا رہا ہے — (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہفت روزہ اخبار "بدر" قادیان اپنی اشاعت کے چھبیس سال پورے کر چکا ہے اور اب ستائیسواں سال شروع ہونے والا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حق و صداقت کی اشاعت کا ذریعہ بنائے۔ اور مہجور و مقہور انسانیت کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ طمانیت قلب اور حیاتِ نَو کے سامان فراہم کرنے کا موجب ثابت ہو۔ اخبار "بدر" کو اپنے دورِ اوّل میں سلسلہ کی قابلِ قدر خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنا ایک بازو قرار دیا۔ حضورؑ کے الہامات۔ رؤیا و کشوف اور ملفوظات کو افرادِ جماعت تک پہنچانے کا اس دور میں وہ اہم ذریعہ تھا۔ اس خدمت کے باعث تاریخِ احمدیت میں اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

اپنے دورِ ثانی میں بھی یہ اخبار نہایت مفید کام کرتا رہا ہے اور اب بھی مرکز کے حالات اور مرکزی ہدایات و تحریکات کو احبابِ جماعت تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کی اشاعت کو بڑھانا اور سلسلہ کے لئے اور نوعِ انسان کے لئے اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانا جماعت کی ذمہ داری ہے۔ ذی استطاعت احباب کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے موعودِ کُل ادیان اور شہزادۂ امن بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور کی بعثت کے ان دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنا اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہمیں روشن دلائل اور براہینِ قاطعہ کے ذریعہ اقوامِ عالم کو یہ بتلانا ہے کہ تمہاری دینی کتب میں جس عظیم شخصیت اور جس منجی کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک روپ میں منصۂ شہود پر آ چکا ہے اور اس کا انکار اپنی کتبِ مقدسہ کے بطلان کے مترادف ہے۔ اگر بتکرار اور تواتر کے ساتھ یہ بات لوگوں کے سامنے لائی جائے اور ان کی مستند کتابوں سے شواہد پیش کئے جائیں تو سنجیدہ طبقہ بالآخر غور کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

دوسری چیز جس کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آج کی دنیا میں بے حد افتراق و انشقاق اور فساد پایا جاتا ہے۔ علمی اور سائنسی ترقی بے شک اپنی معراج کو پہنچ چکی ہے لیکن اس کے باوجود اطمینانِ قلب دنیا سے مفقود ہے۔ اور انسان دوسرے انسانوں کو کھا جانے پر تُلا ہوا ہے۔ کہیں رنگ و نسل کے جھگڑے ہیں۔ کہیں ذات پات کی تمیز ہے۔ کہیں مزدور اور سرمایہ دار کی چپقلش ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے تمام امتیازات کو یکسر مٹا کر حقیقی مساوات کا سبق دیا۔ اور انسانیت کے شرف کو اجاگر کیا۔ لیکن بدقسمتی سے اسلام کا حسین چہرہ مرورِ زمانہ کے باعث نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی اپنی عملی حالت اور غلط اعتقادات نے لوگوں میں کشش کی بجائے تنفر پیدا کیا۔ ان حالات کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور اپنی تائیدات اور سماوی نشانات و بینات کے ذریعہ آپ کی صداقت کو ظاہر کر دیا۔ آپ کے ذریعہ ہی یہ مقدر ہو چکا تھا کہ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہو۔ اور تمام اقوام اُمّۃً واحدۃً کی شکل میں اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ جہاں آپ نے دلائل و براہین سے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا۔ اور اس کے غلبہ کے سامان پیدا کئے وہاں بطورِ خاص یہ بات بھی واضح فرمائی کہ اسلام اپنے غلبہ کے لئے تیر و تفنگ کا محتاج نہیں بلکہ وہ اپنی گوناگوں خوبیوں اور پُرکشش تعلیم کے باعث قلوبِ انسانی میں گھر کرتا چلا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ محبت و پیار کے ساتھ خدا تعالیٰ کی توحید کا درس دو۔ اور برگزیدہ نبیوں کی عزت و عظمت کو دنیا میں قائم کرو کہ اس ذریعہ سے ہی دنیا میں امن و آشتی کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

ان ہر دو امور کی وضاحت اور اشاعت اخبارات و رسائل کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اخبار بدر قادیان اس معاملہ میں بھرپور کردار ادا کرے گا۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۷ - ۱۲ - ۵۶/۷۷ ہش

عزیزم مکرم محمد حفیظ صاحب بقاپوری

ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان

جلسہ سالانہ قادیان بابت دسمبر ۱۹۷۷ء کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

قادیان ۱۸ دسمبر۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ درد بھری دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام حضور انور نے ازراہِ کرم خاص اسی بابرکت موقعہ کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

براداران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج آپ اس مقدس بستی میں پھر اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اس امر کا اعلان کریں کہ اللہ ہمارا رب ہے جس کا فیضان ساری کائنات پر محیط ہے۔ وہی رب العالمین ہے۔ تمام قوموں، تمام زمانوں، تمام مکانوں اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے۔ اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے۔ اس لحاظ سے وہ اس امر کا مستحق ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔ اُس کی توحید کا اقرار کیا جائے۔ ہر ضرورت میں اس سے استمداد کی جائے اور اُس سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ پھر آپ اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں تا اس امر کا اعلان کریں کہ اسلام ہمارا مذہب ہے جو سراسر سلامتی اور سلامت روی کی ہم کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ ہمیں اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ ہم دنیا میں منادی کریں کہ خدا کا پاک کلام قرآن کریم ہی وہ شریعت ہے جس پر چل کر دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم ہی باپ بیٹے، میاں بیوی، بھائی بھائی، قوم قوم اور ملک ملک میں پیار اور محبت اور اخوت و ہمدردی کی بنیادوں پر امن کے قیام کا ضامن ہے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے سے جہاں خالق و مخلوق میں صلح ہوتی ہے وہاں اقوام و ملل میں بھی بھائی چارہ کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

پھر آپ اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ مل کر اپنے رب کریم کی حمد کریں۔ جو اچھی باتیں آپ کو پہنچائی جائیں انہیں غور سے سنیں۔ انہیں اپنے دل و دماغ میں جگہ دیں۔ اُن پر خود بھی عمل کریں۔ اور پیار و محبت سے دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔ خدا تعالیٰ نے اس بستی کو مقدس قرار دیا ہے۔ اس کی تقدیس کا خیال رکھیں۔ اور اپنے اوقات کو اس رنگ میں صرف کریں کہ اس کی برکات و فیوض سے آپ زیادہ سے زیادہ بہرہ ور ہو سکیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم ہوئے کم و بیش ۸۸ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ یہ ننھی سی کونپل تھی۔ خدائی وعدوں کے مطابق آہستہ آہستہ اس کا نشو ونما ہوا۔ اور اب یہ ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس کی شاخیں تمام ممالک اور تمام آبادیوں میں پھیل چکی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے اس کے بچپن کا زمانہ گذر چکا ہے۔ اب ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں چند باتوں کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اوّل یہ کہ ہجری سنہ کے لحاظ سے چودھویں صدی ختم ہونے میں صرف دو سال باقی ہیں۔ اور ہم عنقریب پندرھویں صدی میں قدم رکھنے والے ہیں۔ نئی صدی کے شروع ہونے کے ساتھ گذشتہ صدیوں کی طرح ایک نئے مجدد کے پیدا ہونے کا خیال بعض طبائع میں پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے موجب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب ظہور ہوا تو جیسا کہ آپؑ نے خود دعویٰ فرمایا ہے کہ آپ کو صرف ایک صدی کا مجدد بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ دنیا کی عمر کے آخری ہزار سال کے لئے مجدد بنایا گیا ہے۔ اور آپ کی بعثت امام آخر الزمان کی حیثیت سے ہوئی ہے۔ اس لئے اب کسی امام یا مجدد کے آنے کی گنجائش نہیں۔ مجددین کی ضرورت اُس دور کیلئے تھی جب خلافت کا سلسلہ برقرار نہ تھا۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کے لئے مجددین کے آنے کی خبر دی وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی موعود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کرے گا۔ اور اس کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ پس یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کے بعد الگ کسی مجدد کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب تجدید اور احیاء دین کا کام تا قیامت انشاء اللہ خلفاء مسیح موعود کے ذریعہ ہوتا رہے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظل ہوں گے۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خلافت کا انعام اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ جماعت مومنین اس نظام کی قدر و قیمت کو پہچانے۔ اور اس کی بقا اور دوام کے لئے مناسب جدّ و جہد اور کوشش جاری رکھے۔ اس لحاظ سے جماعت کا فرض ہے

کہ وہ تمام چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں میں نیز آنے والی نسلوں میں خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو اچھی طرح واضح کرتی رہے اور ہر فردِ جماعت کے دل میں پورے وثوق سے یہ بات جاگزیں ہو جائے کہ اسلام کی ترقی اور خدا تعالیٰ کی برکتوں کا حصول اس نظام اور اس کی بقا سے وابستہ ہے اور یہ کہ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ کے بموجب جس نے اس سے انحراف کیا اُس نے جہنّم کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔

یہ بات بھی آپ کے پیشِ نظر رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متّبعین ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی رہبری کے لئے آپ کا انتخاب کیا ہے اور اب رُوئے زمین پر بسنے والے بنی نوعِ انسان کو اسلام کی آغوش میں اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی غلامی میں لاکر انہیں اللہ تعالیٰ کا حقیقی عباد بنانے کا کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے اور یہ کام ایک سال یا ایک صدی تک محدود نہیں بلکہ الفِ آخر کے اختتام تک نسلاً بعد نسلٍ اسی طرح چلتے چلے جانا ہے۔ اور یہ آپ کی ذمّہ داری ہے کہ ساری دُنیا کو اور اس کی آئندہ نسلوں کو اسلام کی طرف لائیں۔ اور پھر انہیں اسلام پر قائم رکھیں۔

اِن عظیم ذمّہ داریوں کو ادا کرنے کا طریق یہی ہے کہ آپ قرآن مجید کے ساتھ سب سے بڑھ کر پیار کریں۔ اس کے علوم میں دسترس حاصل کریں اور اس پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہوں۔ اس کے بغیر آپ ساری دُنیا کو اسلام کی طرف لانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس میں شک نہیں کہ حسبِ بشارات آنے والی صدی اسلام اور احمدیّت کے غلبہ کی صدی ہے۔ اور یہ خدائی تقدیر ہے جو بہر حال پُوری ہو کر رہے گی۔ لیکن اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ یہ غلبہ گھر بیٹھے ہو جائے گا تو یہ آپ کی غلطی ہوگی غلبہ کی گھڑی کو لانے کے لئے آپ کو خون پسینہ ایک کرنا ہوگا۔ اپنے اموال، اپنے اوقات اور اپنے آراموں کی قربانی دینی ہوگی۔ دُنیا اس وقت ایک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اس کو بچانا آپ کی اور میری ذمّہ داری ہے۔ ہمیں ہر فرد تک پہنچ کر اسلام کی صحیح تعلیم کو اُس کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ اور اسے بتانا ہوگا کہ مُلکی اور بین الاقوامی مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کونسی راہ ہے۔ اِس غرض کے لئے وسیع پیمانے پر ہر زبان میں لٹریچر تیّار کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر اس اَمر کی ضرورت ہے کہ علمی رنگ میں ہم میں سے ہر ایک اِس بات سے آگاہ ہو کہ دُنیا کے سیاسی، سماجی اور معاشرتی مسائل کیا ہیں۔ اور اسلام ان کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ اگر ہم خود ہی اُن سے ناآشنا ہوں تو دُنیا کو کیا سمجھائیں گے۔ اس لئے ہمیں قرآن کریم کے گہرے مطالعہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کُتب کو توجّہ سے اور بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے۔ وہیں سے ہم یہ روشنی حاصل کرسکتے ہیں۔ وہ زمانہ قریب آرہا ہے جب یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اُن آنے والوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہمیں کرنا ہوگا۔ لیکن اس سے قبل کہ وہ وقت آئے، ہمیں اپنی تعلیم و تربیت کی فکر کرنی چاہیئے اور پُوری توجّہ اور پُورے ذوق و انہماک سے قرآنی علوم سیکھنے چاہئیں۔

غرض آپ کی سب سے اوّل اور مقدّم ذمّہ داری یہ ہے کہ آپ خُدا اور رسُولؐ کے سچّے وفادار بندے بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے دامن سے چمٹے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جُملہ دعاوی پر صدقِ دِل سے ایمان رکھیں۔ اور خلافتِ حقّہ اسلامیّہ کے ساتھ وابستگی میں کوئی تزلزل نہ آنے دیں۔ اور پھر غلبۂ اسلام کی آسمانی مُہم میں دامے، درمے، سخنے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اور آپ کی یہ ذمّہ داری بھی ہے کہ آپ ان اوصاف سے نہ صرف خُود متّصف ہوں بلکہ ان اوصاف کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں تا احیاءِ و غلبۂ اسلام کا کام نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک چلتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ باتیں سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر لحظہ اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

وَالسَّلام

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثّالث

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام دربارہ

مُجدّدِ آخر الزّمان

"ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے۔ اِس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اُس کے سر پر پیدا ہو اور اُس کے بعد کوئی امام نہیں۔ اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دُنیا کی عُمر کا خاتمہ ہے۔ جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّدِ الفِ آخر بھی۔ اس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں ہزار ہے۔"

("لیکچر سیالکوٹ" مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان یکم اپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۷)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں ۶ر اپریل ۱۹۴۷ء کو فرمایا:-

"خلیفہ خود مجدّد سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں مجدّد کس طرح آسکتا ہے؟

"مجدّد تو اسی وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۲)

آخری قسط

اسلامی سوسائٹی میں شگفتہ مزاجی اور پاکیزہ مذاق کے متعلق ہدایات
اور
حضرت سرورِ کائنات کا اُسوۂ حسنہ

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

حضرت حسن رضؓ سے کھیل:

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسنؓ (بچپن میں) کھیل رہے تھے۔ حضورؐ نے بچے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور ہنستے ہوئے فرمایا:-

"بیٹا اوپر چڑھو!"

وہ اپنے پاؤں حضورؐ کے جسمِ مبارک سے ٹیکتا ہوا اوپر چڑھتا گیا یہاں تک کہ حضور کی چھاتی پر کھڑا ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا "منہ کھولو" اس نے منہ کھولا تو حضور نے سینے سے لگا کر اسے بوسہ دیا اور اس سے کھیلتے رہے جبکہ صحابہ مقدس نانا اور نواسے کا یہ پیار اور کھیل دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے۔ (بخاری)

پیٹ جھوٹا ہے:

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے آپؐ نے فرمایا "اسے شہد پلاؤ"

وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "درد ویسے ہی ہے"۔ آپؐ نے پھر فرمایا "شہد ہی دو"

وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کوئی آرام نہیں آپؐ نے فرمایا "شہد پلاتے رہو"۔

اس نے چوتھی دفعہ حاضر ہو کر عرض کیا کہ "حضور ابھی تک افاقہ نہیں۔ آپؐ نے خوش طبعی کے رنگ میں فرمایا:-

"تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔ اور خدا کا کلام فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ یقیناً سچا ہے اس نے جا اور اسے شہد پلا اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

چنانچہ اس نے پھر جا کر اسے شہد دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بھائی کو شفا دے دی۔ کیونکہ شہد سے پیٹ کی سب غلاظتیں نکل گئی تھیں۔ (بخاری)

ایک بد اعرابی کی زیادتی پر مسکراہٹیں

جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے حتیٰ کہ اس کے غضب پر بھی غالب ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سراپا رحمت ہی رحمت تھے۔ اور حضور کی رحمت۔ نرمی۔ ہمدردی۔ محبت اور مسکراہٹیں ہمیشہ حضورؐ کے غصہ یا غضب پر غالب رہتی تھیں اور حضورؐ اکثر زیادتی کرنے والے کی زیادتی پر بھی مسکراتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور کہیں تشریف لے جا رہے تھے جسم مبارک پر نجرانی موٹی چادر تھی۔ ایک اعرابی نے آپ کو پکڑ لیا اور چادر پکڑ کر ایسے زور سے دبایا یا چادر کھینچی کہ کندھوں اور گردن کے درمیان نشان پڑ گئے بعد اس کے اعرابی نے کہا "مجھے بھی اللہ کے اس مال میں سے جو آپؐ کے پاس ہے کچھ دے حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضورؐ اس کی اس حرکت پر مسکراتے رہے اور اس کے مطالبہ پر فرمایا "اس کی ضرورت پوری کر دی جائے" جس پر عمل کیا گیا۔ (بخاری)

یہ مدینہ شریف کا واقعہ ہے جبکہ آپ دنیوی لحاظ سے بھی شہنشاہ تھے۔ کاش دنیا کے جابر بادشاہ حضور کے اس پاک نمونہ پر عمل کریں اور نرمی اور محبت اور انصاف کو اپنا شعار بنائیں۔

گوز خطا ہونے پر ہنسی سے روک دیا

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں باہم کسی قسم کے بیجا سوقیانہ اور تحقیر آمیز مذاق کو کسی صورت میں بھی کبھی رائج نہ ہونے دیا بلکہ اس سے بڑی سختی سے روک دیا۔

چنانچہ ایک دفعہ مجلس میں کسی سے گوز خطا ہو گیا تو دوسرے لوگ اس پر اپنی ہنسی نہ روک سکے جس پر حضور نے انہیں تنبیہہ فرمائی کہ ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ بلکہ فرمایا کہ تمہیں کسی کے ایسے فعل پر اسے اپنی ہنسی کا نشانہ بنانے کا کوئی حق نہیں۔ جو بامر مجبوری تم سے بھی صادر ہوتا رہتا ہے۔

سخت گھبری

ایک مرتبہ مدینہ میں قرابت کی بہت سی عورتیں۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی بے تکلفی سے اپنے خاوندوں کے خلاف اور اپنے حقوق کے متعلق ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سُن سُن کر مسکراتے جا رہے تھے کہ اچانک حضرت عمرؓ حضور صلعم کی خدمت میں تشریف لے آئے اُن کا آنا تھا کہ سب مستورات جلدی سے اُٹھ کر چل دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس طرح تیزی سے بھاگنے پر حضرت عمر کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے جا رہے تھے حضرت عمر نے عرض کیا

"خدا حضور کو ہمیشہ رکھے حضورؐ مجھے دیکھ کر کیوں ہنس رہے ہیں؟

حضورؐ نے فرمایا مجھے ان عورتوں کو دیکھ کر ہنسی آ رہی ہے کہ تمہاری آواز سُنتے ہی سب آڑ میں چھپ گئی ہیں۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے مستورات کی طرف سے زور سے مخاطب ہو کر کہا "اے جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور خدا کے رسولؐ سے نہیں ڈرتیں"۔

اس پر سب نے آڑ کے پیچھے سے جواب دیا" تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بہت سخت گیر ہو"۔

(سیرتِ رسولؐ جلد اوّل از سید سلیمان ندوی)

پہلوانی میں مہارت

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں خوش طبعی، مزاح اور مجلس کی جائز تفریحات میں شرکت کے سلسلہ میں امت کے لئے اسوۂ حسنہ قائم فرمایا۔ وہاں ورزش، گھوڑ دوڑ، تیر اندازی اور پہلوانی میں بھی کمال پیدا کر کے اور بے تکلفانہ حصہ لے کر اپنی امت کو اس قسم کی کھیلوں ورزشوں اور دیگر مفید تفریحات میں کمال پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتب میں یہ تذکرہ ملتا ہے کہ حضور کو فنونِ جنگ میں مہارت رکھنے کے علاوہ پہلوانی میں بھی کمال حاصل تھا۔ آپؐ کشتی بھی خوب لڑ سکتے تھے۔ عرب کا ایک مشہور پہلوان رکانہ نامی تھا جس کی دھاک دور دور تک بیٹھی ہوئی تھی اور کوئی اس سے کشتی نہیں لڑ سکتا تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چیلنج کیا کہ اگر محمد مجھ کو پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

آپؐ نے سُن کر فرمایا "بہت اچھا میں تیار ہوں"۔

چنانچہ کشتی ہوئی اور حضور نے اسے چت کر دیا۔ وہ پھر اُٹھا حضور نے پھر اُٹھا کر اسے مارا۔ تیسری دفعہ پھر آیا اور اب کے پھر حضورؐ نے اسے زمین پر دے مارا اس پر وہ کھسیانہ ہو کر بولا۔

"آپ کی شان واقعی عجیب ہے مگر میں اپنا دین نہیں بدل سکتا"۔

اسی طرح ابو الاسود نامی پہلوان بھی آپؐ کے مقابل پر آیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہلی جست میں ہی ایسا پچھاڑا کہ وہ اُٹھ نہ سکا۔

(بحوالہ رسالہ "خاتونِ پاکستان" سیرتِ رسولؐ نمبر ۱۹۶۲ء)

اوپر بیان کردہ واقعات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا اکثر ذکر آتا ہے اس کے متعلق یاد رہے کہ حضور اکثر مسکراہٹوں پر اکتفاء فرماتے تھے اور اکثر اوقات چہرہ متبسم ہو جاتا اور جب کبھی ہنستے تو کبھی قہقہہ مار کر نہ ہنستے تھے جب بھی ہنستے فقط اگلے دندانِ مبارک اور کچلیاں نظر آ کر چمکنے لگتیں مگر زور دار آواز یا قہقہہ آپؐ کبھی نہ مارتے اور نہ ہی دہنِ مبارک پورا کھولتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:-

"مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ"

کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جس سے حلق بھی کھل جائے بلکہ آپ اکثر مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک ہنسی مزاح اور خوش طبعی کو پسند فرمایا ہے اور اس میں حصہ بھی لیا ہے مگر اس کے مکروہ اور نقصان دہ پہلوؤں سے منع فرمایا اور ہمیشہ اجتناب کروایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا:-

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ

کہ اے رسولِ خدا! آپ ہم سے کھیل کرتے اور مزاح فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں مگر کبھی ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ سچی بات کہتا ہوں۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام نے کسی کا سونٹا مذاق کے طور پر چھپا دیا اور یوں ظاہر کیا کہ انہیں علم نہیں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپؐ نے ایسے کھیل سے منع فرمایا جس میں جھوٹ استعمال کرنا پڑے یا صرف ایک پارٹی محظوظ ہو رہی ہو جبکہ

دوسری یا روحانی اذیت اور ذہنی تکلیف محسوس کر رہا ہو۔

محدثین نے لکھا ہے کہ کثرت سے مذاق کرنے سے انسان ہر وقت ہنسی کرنے میں رہتا ہے جس سے انسانی رعب و وقار جاتا رہتا ہے اور دل میں فساد پیدا ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بے توجہی پیدا ہوتی ہے۔

صحابہؓ کا معمول

اس بارہ میں صحابہؓ کا تعامل کیا تھا اس کے متعلق حدیث کی کتب میں آتا ہے:-

سُئِلَ ابن عمر هَلْ كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والايمان في قلوبهم اعظم من الجبل وقال بلال ابن سعد ادركتهم يشتدون بين الاغراض فيضحك بعضهم الى بعضٍ فاذا كان الليل كانوا رهبانا

(مشکوٰۃ باب الضحک)

حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ہنسی مذاق کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں۔ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط تھا اور بلال ابن سعد کہتے ہیں وہ تو بڑے کاموں والے تھے ہاں بعض سے بعض ہنسی بھی کرتے اور مزاح میں بھی حصہ لیتے تھے لیکن جب رات آتی تو تارکِ دنیا ہو جاتے اور عبادت میں مصروف رہتے۔

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شگفتہ مزاجی اور لطائف و مزاح کی چند مثالیں یہاں ملاحظہ ہوں:-

لطائفِ صحابہ

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی صحابیؓ نے شکایت کی فلاں گھوڑا میدانِ جہاد میں کبھی آگے بڑھتا ہے اور کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اس کو منافق نہ کہنا کیونکہ منافق کبھی آگے بڑھتا ہے اور کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا تلوار بنانے کے لئے اچھا لوہا نہیں ملتا۔ آپؓ نے فرمایا اللہ والوں کی ہڈیوں کی ہڈیوں کو لوہا سمجھو جواب ملا ہڈیاں لوہا تو نہیں بن سکتیں۔ آپؓ نے فرمایا مجھ کو ماننے والوں کے ہاتھ لوہے سے زیادہ سخت اور موم سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا "محبت کیا چیز ہے؟"

آپؓ نے فرمایا محبت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے دانت یا ہاتھ سے کاٹا جا سکے یعنی سچی محبت توڑی یا کاٹی نہیں جا سکتی۔

(۴) حضرت علیؓ ایک مرتبہ کسی مسئلہ پر غور فرما رہے تھے کسی بے تکلف دوست نے عرض کیا "آپؓ تو دیواروں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کتابیں پڑھ رہے ہوں۔"

آپؓ نے چونک کر فرمایا ہاں یہ دیوار بھی ایک کتاب ہے جس طرح تیری زبان قینچی ہے اور تیری زبان چاہے تو دیوار کی کتاب کو بھی کتر سکتی ہے۔

(۵) حضرت زید بن حارثہ بیمار رہا کرتے تھے بہت علاج کرایا شفا نہ ہوئی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہنے لگے میری بیماری کے لئے کوئی دوا تجویز فرما سکیں تو فرما دیں۔ حضرت علیؓ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ دی:

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ"

اور فرمایا۔ "جب کوئی دوا کارگر نہ ہو تو میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس کو اپنی دوا سمجھتا"

(۶) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کشمش اور کھجور بہت پسند فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک مرتبہ ان کی دعوت کی تو اس میں صرف کھجور اور کشمش تھی آپ نے اس خوش ذوقی کی حضرت عبداللہ بن زبیر کو داد تو دی مگر یہ بھی فرمایا کہ "مجھے کھجور اور کشمش پسند تو ہیں مگر میں انہیں خوراک نہیں بناتا۔ صرف ذائقہ بناتا ہوں۔ نمک نہ ہو تو میٹھا بھی بے مزہ ہو جاتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب یہ سنا تو اچھی خاصی مقدار میں نمک کی ڈلیاں لے آئے جو کہیں سے آئی تھیں۔ حضرت امام حسن مسکرائے اور فرمایا عبداللہ تم ہر معاملہ میں افراط کے قائل معلوم ہوتے ہو۔

(۷) حضرت امام حسنؓ کی جوانی کے ایام تھے ان کے ساتھی نیزہ بازی کی مشق کر رہے تھے حضرت حسنؓ کے مرتبہ کا پاس کرتے ہوئے انہیں جج مقرر کیا گیا کہ کون نیزہ بازی میں اوّل آتا ہے حضرت حسنؓ نے فرمایا میں فیصلہ نہیں کرنا چاہتا بلکہ خود مقابلہ میں حصہ لینا چاہتا ہوں تم جج بنا کر مجھے کیوں بزرگ بناتے ہو۔ حالانکہ میں خود نیزہ بازی کھیل سکتا ہوں۔"

(ملخص از آستانۂ رسولؐ)

جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بعد تلاوت و نظم شروع ہوا پہلی تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی جس میں موصوف نے حضورؑ کی حیاتِ مبارکہ کے چیدہ چیدہ حالات سناتے ہوئے حضور کی دعاؤں اور خداداد مشن کی مؤثر رنگ میں تفصیل بیان کی آپ کی تقریر پون گھنٹہ پوری توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔ اس کے بعد اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مکرم سید فضل احمد صاحب ایم اے نے بزبان انگریزی بعنوان

" The Contribution of Islam towords Science & culcture."

شروع کی جسے غیر ملکی مہمانوں اور مقامی تعلیم یافتہ طبقہ نے دلچسپی سے سنا۔

اس کے بعد ایک نظم ہوئی جو عزیز مظفر اقبال صاحب نے ترنم سے پڑھی۔ اور اس کے بعد غیر ملکی زائرین و مبلغین کی تقاریر و تاثرات کا پروگرام تھا۔ چنانچہ جناب ظفر احمد ظفر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امریکہ نے اپنے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال امریکہ سے ہم ۳۱ افراد آئے ہیں جن میں ۵ خواتین ہیں آپ پہلے کرسچن تھے ۱۹۵۹ء میں اسلام قبول کیا۔ آپ دو مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ ہم لوگوں کو حقیقی اسلام کی شناخت کی توفیق دی آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ملک میں اسلام کو پھیلانے کی سعادت بخشے ہم نے یہاں قادیان اور ربوہ میں اسلام کی صحیح تصویر دیکھی ہے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ذریعہ احمدیت کا نور ہم تک پہنچا۔

دوسرے نمبر پر مکرم جمیل الرحمٰن صاحب نے تقریر کی یہ بھی امریکن باشندے ہی ہیں آپ بھی پہلے کرسچن تھے ۱۹۶۳ء میں مشرف باسلام ہونے کی سعادت حاصل ہوئی آپ نے اپنی تقریر سورۃ فاتحہ کی تلاوت اپنے خاص لہجہ میں کی اور اس کے بعد آیت کریمہ اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تلاوت کی اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کیا اور حضورؐ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نور ملا۔ اب ہم حضورؑ کے نور کو اپنے ملکوں میں پھیلانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ہم خدا کے فضل سے صحیح راستہ پر ہیں امریکہ میں اسلام آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ امریکہ والوں کے دلوں کو اسلام کیلئے کھول دے ہر دو تقاریر کا اردو میں ترجمہ کیا گیا قریباً پونے پانچ بجے پہلے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس حضرت بھائی الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں دوسرا اجلاس محترم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ سالانہ کے آخری روز مورخہ ۲۰ر دسمبر کو پہلا اجلاس محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقاریر کیں ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کا مضمون (موصوف کی علالت کی وجہ سے) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے پڑھ کر سنایا بعدہٗ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے الوداعی خطاب فرمایا اور جملہ حکام ضلع، افسران و شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور لمبی پر سوز اجتماعی دعا کرائی۔ اسی طرح یہ ۸۶ واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اگلی اشاعت میں قارئین مفصل رپورٹ ملاحظہ فرمائیں گے۔

تقریب ولادت: (۱) مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب ایڈیٹر اخبار بدر کے ہاں مورخہ ۱۲/۹ کو دوسری لڑکی تولد ہوئی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "امۃ النور" نام تجویز فرمایا ہے نومولودہ محترم چوہدری منظور احمد صاحب درویش کی پوتی اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب گنشیالیاں درویش کی نواسی ہے (۲) مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال کے ہاں مورخہ ۱۲/۱۲ کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "امۃ الدوس بیگم" نام تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی پوتی اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کی نواسی ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ نومولودگان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور نیک و قرۃ العین بنائے آمین (ایڈیٹر بدر)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت بابت سال ۱۹۷۷ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اگست ۱۹۷۷ء میں ناصرات الاحمدیہ بھارت کے تینوں گروپس کا انکے مقررہ نصاب کے مطابق دینی امتحان لیا گیا۔ اس کا نتیجہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونیوالی ناصرات کو انکی کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

معیار اوّل:۔ میں قادیان کی کل ۲۸ لڑکیوں نے امتحان میں شرکت کی اور سبھی کامیاب ہوئیں۔ بیرون ناصرات کی ۲۲ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں اور الحمدللہ سب کامیاب ہوئیں۔

معیار دوم:۔ میں قادیان کی ۵۲ اور بیرون ناصرات کی ۴۳ لڑکیاں شریک امتحان ہوئیں اور کل ۸۶ لڑکیوں میں سے ۴۸ لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ الحمدللہ!

معیار سوم:۔ میں ہر ناصرات کا مقامی طور پر لجنہ اماء اللہ کی صدر نے زبانی امتحان لیا۔ جبکہ پرچہ سوالات مرکز سے بھجوا دیا گیا تھا۔ اس امتحان میں آٹھ ناصرات الاحمدیہ کی ۷۶ بچیاں شامل ہوئیں۔ اوّل دوم اور سوم آنے والی بچیوں کے نام شائع کئے جارہے ہیں۔

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات کے انعامات اور سندات انشاء اللہ جلد بھجوا دی جائیں گی۔

(سہیلہ محبوب۔ سکریٹری ناصرات الاحمدیہ بھارت)

معیار اوّل ۔ قادیان

۱. عزیزہ فرخندہ بیگم	۸۸/۱۰۰ دوم
۲. " زینت النساء	۷۶
۳. " ناصرہ بیگم	۸۰
۴. " امۃ الھادی	۷۵
۵. " شاہینہ بیگم	۵۱
۶. " امۃ المجید گجراتی	۵۶
۷. " شوکت النساء	۷۶
۸. " بشریٰ پروین	۸۵ سوم
۹. " شمیم اختر	۶۹
۱۰. " امۃ الکریم	۶۹
۱۱. " بشریٰ ربانی	۷۴
۱۲. " مریم صدیقہ	۹۲ اوّل
۱۳. " فریدہ عفت	۷۲
۱۴. " طاہرہ مبارکہ	۶۴
۱۵. " زینب نسرین	۷۴
۱۶. " محمودہ پروین	۶۳
۱۷. " حلیمہ زمرد	۸۰
۱۸. " قمر النساء	۷۳
۱۹. " عارفہ سلطانہ	۷۹
۲۰. " امۃ الشکور	۴۰
۲۱. " امۃ المجید	۶۹
۲۲. " امۃ الحفیظ	۶۸
۲۳. " زکیہ بیگم	۶۴
۲۴. " منصورہ سلطانہ	۶۲
۲۵. " امۃ الحفیظ آبادی	۴۲
۲۶. " راشدہ رحمٰن	۳۳
۲۷. " امۃ الحفیظ گجراتی	۵۷

یادگیر

۱. عزیزہ امۃ الحفیظ	۸۴
۲. " سارہ خاتون	۹۲ اوّل
۳. " امۃ الوسیم	۸۵ سوم
۴. عزیزہ امۃ القدوس	۸۹ دوم

کلکتہ

۱. عزیزہ سنجیدہ شاہین	۴۶

سکندرآباد

۱. عزیزہ رضیہ سعید	۴۳
۲. " مسرت زرین	۵۵

رانچی

۱. عزیزہ درخشاں احمد	۳۵

کیندراپاڑہ (اڑیسہ)

۱. عزیزہ شمیم بیگم	۵۱
۲. " نسیمہ بیگم	۷۱
۳. " قسمت آراء بیگم	۳۸
۴. " شکیلہ نازنین	۶۳
۵. " نصرت جہاں بیگم	۳۳
۶. " شاہینہ پروین	۵۶
۷. " انیسہ افروز	۷۵
۸. " انجم آراء بیگم	۶۸

کرڈاپلی (اڑیسہ)

۱. عزیزہ خدیجہ بیگم	۴۶
۲. " امۃ القدوس بیگم	۳۸
۳. " حفیظہ بیگم	۴۷
۴. " صالحہ خاتون	۳۷
۵. " شہداء بیگم	۴۶
۶. " زینب بیگم	۴۲

شموگہ

۱. عزیزہ سیدہ فضل النساء	۸۵ سوم
۲. " امۃ الرشید	۷۹

معیار دوم ۔ قادیان

۱. عزیزہ مبارکہ	۸۷ سوم
۲. " سعیدہ پروین	۸۶
۳. " طلعت راشدہ	۷۱
۴. " امۃ الباسط	۴۳
۵. " راشدہ پروین	۷۲
۶. " طاہرہ بشریٰ	۴۰
۷. " مظفر محسنہ	۳۲
۸. " بشریٰ بیگم	۳۳
۹. " امۃ الحی	۳۹
۱۰. " طاہرہ صدیقہ	۳۳
۱۱. " افتخار محمودہ	۴۳
۱۲. " امۃ الودود روحی	۴۵
۱۳. " نور النساء	۳۸
۱۴. " آنسہ خاتون	۴۹
۱۵. " منیرہ صادقہ	۴۰
۱۶. " جمیلہ بیگم	۵۵
۱۷. " سلیمہ بیگم	۴۳
۱۸. " طاہرہ شوکت	۹۸ اوّل
۱۹. " رضیہ بیگم	۹۴ دوم
۲۰. " طیبہ مبارکہ	۹۴ دوم
۲۱. " امۃ الباری	۸۴
۲۲. " امۃ الرؤف	۸۱
۲۳. " مبارکہ طیبہ	۵۹
۲۴. " شوکت منورہ	۸۵
۲۵. " طلعت بشریٰ	۴۷
۲۶. " راشدہ پروین	۷۶
۲۷. " امۃ النصیر بشریٰ	۷۲
۲۸. " مبشرہ شوکت	۷۸
۲۹. " امۃ الہادی	۶۲
۳۰. " امۃ الرزاق	۳۳
۳۱. " بشریٰ رفیعہ	۴۵
۳۲. " طلعت شاہین	۶۸
۳۳. عزیزہ امۃ الباسط بشریٰ	۸۷
۳۴. " ساجدہ پروین	۵۰
۳۵. " حسنیٰ صادقہ	۶۲
۳۶. " صادقہ بیگم	۳۴
۳۷. " امۃ النصیر	۷۵
۳۸. " حمیدہ خانم	۷۵
۳۹. " فریدہ بیگم	۸۷
۴۰. " بشریٰ صادقہ	۸۱
۴۱. " راشدہ سلطانہ	۶۶
۴۲. " رضیہ سلطانہ	۳۳
۴۳. " امۃ المنان	۴۲
۴۴. " ملکہ منزہ	۶۰
۴۵. " مبارکہ بیگم	۴۹
۴۶. " زبیدہ خانم	۶۹
۴۷. " امۃ الحی	۵۴
۴۸. " امۃ الوہاب	۸۳
۴۹. " راشدہ پروین	۴۵
۵۰. " فوزیہ عارفہ	۴۴
۵۱. " نصیرہ سلطانہ	۸۵

یادگیر

۱. " زینب بیگم	۸۰
۲. " پیاری بیگم	۶۲
۳. " بدر بیگم	۶۲
۴. " عطیہ بیگم	۶۶
۵. " نصرت بیگم	۸۵ دوم
۶. " حمیدہ بیگم	۷۱
۷. " رشیدہ بیگم	۸۲ سوم
۸. " ام ہانی بیگم	۷۰
۹. " عائشہ صدیقہ	۷۳
۱۰. " مریم صدیقہ	۹۰ اوّل

بنگلور

۱. " فضل النساء	۵۱
۲. " شمیم	۵۷
۳. " تسنیم	۸۰
۴. " رابعہ بصری	۴۶

مدراس

۱. عزیزہ جمیلہ بیگم	۴۰
۲. " ناصرہ بیگم	۵۱
۳. " عزیزہ بیگم	۴۸
۴. " وحیدہ عمر	۴۹
۵. " رشیدہ	۵۰

کلکتہ

۱. " فریدہ انور	۳۶
۲. " سعیدہ قمر	۳۳

امروہہ

۱. " سعیدہ پروین	۴۶

۲۔ عزیزہ شاہدہ پروین ۶۷
۳۔ " سردار احمد ۶۸

رانچی

۱۔ " فوزیہ احمد ۶۵

شموگہ

۱۔ عزیزہ گلناز بیگم ۷۸
۲۔ " بدرالنساء ۷۸
۳۔ " بشریٰ بیگم ۹۰ اوّل
۴۔ " قمرالنساء ۶۵

سرونباگاؤں

۱۔ عزیزہ خورشید بیگم ۷۳
۲۔ " راشدہ بیگم ۶۵

حیدرآباد

۱۔ عزیزہ امۃ النصیر ۶۵
۲۔ " فہمیدہ بانو ۶۷

معیار سوم (الف) قادیان

عزیزہ آصفہ بیگم اوّل
" فریدہ بیگم دوئم
" امۃ السلام شگفتہ سوئم

معیار سوم (ب)

عزیزہ امۃ الرزاق کوثر اوّل
" قانتہ صدیقہ دوئم
" امۃ السلام خادم سوئم
" امۃ الحسیب سوئم

حیدرآباد

عزیزہ طیبہ صدیقہ اوّل
" ریحانہ مسعودہ دوئم
" فوزیہ بیگم سوئم
" امۃ البصیر سوئم

یادگیر

عزیزہ رفیعہ بیگم اوّل
" کوثر جہاں اوّل
" عائشہ بیگم اوّل
" نعیم بیگم دوئم
" نسیمہ بیگم سوئم

کلکتہ

عزیزہ بشریٰ پروین اوّل
" نصرت پروین دوئم

مدراس

عزیزہ مبارکہ بیگم اوّل
" وحیدہ کمال دوئم
" شیریں بیگم سوئم

بنگلور

عزیزہ جبیں سلطانہ اوّل
" ندیم اوّل
" منورہ سلطانہ دوئم
" مریم صدیقہ سوئم

امروہہ

عزیزہ امۃ الودود بشریٰ اوّل
" ودود احمد دوئم
" افسر احمد سوئم

سکندرآباد

عزیزہ نصرت الدین اوّل
" صالحہ الدین اوّل
" عظمت لطف اللہ دوئم
" منصورہ الدین سوئم

منظوری انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ بھارت

(برائے سال یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء)

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء تین سال کے لئے منظوری دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

چنتہ کنٹہ

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ بدرالنساء صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " کشری ثنا صاحبہ
سیکرٹری مال ... " کشری ظہور صاحبہ
" خدمتِ خلق ... " حمیدہ بیگم صاحبہ
" تعلیم و تربیت ... " نورجہاں بیگم صاحبہ
" نگران ناصرات ... " امۃ اللہ سبحانی صاحبہ
نائب " " ... " بشریٰ بیگم صاحبہ

رانچی

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ... " حامدہ سجاد صاحبہ
نائب " " ... " الماس بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " آنسہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ... " سیما بیگم صاحبہ

کرڈاپلی

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ
نائب " " ... " امۃ الحی بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " شکیلہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " تبارک بی بی صاحبہ
" تعلیم ... " صدیقہ بیگم صاحبہ
" تربیت ... " نورجہاں بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ... " مریم بی بی صاحبہ
نائب " " ... " فطری بیگم صاحبہ

بھدرک

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ رحمت النساء صاحبہ
نائب " " ... " نصرت جہاں بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " مبارکہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " کبریٰ بیگم صاحبہ
" تعلیم و تربیت ... " عبادًا بی بی صاحبہ
نگران ناصرات ... " رئیسہ خاتون صاحبہ

شادنگر

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ عائیہ بیگم صاحبہ
نائب " " ... " حلیمہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " ظہیرہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ... " امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

بھدرواہ

صدر لجنہ اماء اللہ ... " نسیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " شہادت بیگم صاحبہ
" تعلیم و تربیت ... " آمنہ طیبہ صاحبہ
نگران ناصرات ... " شمشاد بانو صاحبہ
سیکریٹری لجنہ ... " سلیمہ بانو میر

اعلاناتِ نکاح

(۱) مؤرخہ ۱۲/۷۷ کو بعد نماز عصر بمقام دارالتبلیغ بمبئی، خاکسار نے مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم احمد محمد صاحب آف بمبئی کا نکاح مکرم عبدالشکور صاحب ولد مکرم عبدالغفور صاحب ہیرکر کے ساتھ مبلغ پندرہ صد روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور دوسرے دن مکرم عبدالشکور صاحب نے ڈھائی صد افراد کو مدعو کر کے دعوتِ ولیمہ دی۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ ۲۰/ روپے شادی فنڈ۔ ۱۰/ روپے اعانت بدر۔ ۱۰/ روپے شکرانہ فنڈ اور ۱۰/ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: م فاروق۔ مبلغ بمبئی

(۲) مؤرخہ ۲۷/۱۱ کو مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ سرینگر نے اپنی علاقی بہن عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم منصور احمد صاحب راتھر ابن مکرم محمد منصور احمد صاحب راتھر آف ہاری پاری گام کے ساتھ مبلغ تین ہزار گیارہ روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔ اسی دن رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ ۴۴

۴۴ اس خوشی میں مکرم محمد منور راتھر صاحب نے مبلغ ۲۵/ روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا کئے۔ اعانت بدر ۵/۔ شادی فنڈ ۱۰/ روپے۔ شکرانہ فنڈ ۱۰/ روپے جزاہ اللہ تعالیٰ۔ خاکسار: محمد عبداللہ فرخ۔ مبلغ ہاری پاری گام
احباب جماعت ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

ولادت

(۱) مؤرخہ ۱۲/۷۷ ۱۴ کو مکرم کے محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے ۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) مکرم شہاب احمد صاحب ولد مکرم محی الدین صاحب وکیل مرحوم آف رانچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰/۱۱/۷۷ کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔
احباب جماعت مذکورہ نومولودگان کی صحت سلامتی، درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا۔ خاکسار کے دادا محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری کی آنکھ کا موتیابند کا آپریشن مؤرخہ ۸ دسمبر کو ہونے والا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور موصوف کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد انعام غوری۔ قادیان